Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵ | سوموار ۱۹ صفر ۱۴۱۱ھ ، ۱۰ تبوک ۱۳۶۹ ہش ، ۱۰ ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۵۶

وفادار محبت کرنیوالا خدا

"آڑے وقتوں میں وہ (خدا) ہماری دعاؤں کو سنتا اور ہمارے کام آتا ہے اور اس کا نزول ہم نے دوستی کے رنگ میں بھی دیکھا اور دشمنوں سے دشمنی کرنے کے طور پر بھی دیکھا.... اور بہت ہی مہربان زندہ وجود کے طور پر دیکھا اور زندہ وجود کے طور پر پایا"

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

ضمیمہ مصباح جولائی ۱۹۹۰ء صفحہ ۱-۳

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اس میں شک نہیں کہ نماز میں برکات ہیں مگر وہ برکات ہر ایک کو نہیں مل سکتے۔ نماز بھی وہی پڑھتا ہے جس کو خدا تعالےٰ نماز پڑھاوے ورنہ وہ نماز نہیں نرا پوست ہے جو پڑھنے والے کے ہاتھ میں ہے اس کو مغز سے کچھ واسطہ اور تعلق ہی نہیں۔ اسی طرح کلمہ بھی وہی پڑھتا ہے جس کو خدا تعالےٰ کلمہ پڑھوائے جب تک نماز اور کلمہ پڑھنے میں آسمانی چشمہ سے گھونٹ نہ ملے تو کیا فائدہ؟ وہ نماز جس میں حلاوت اور ذوق ہو اور خالق سے سچا تعلق قائم ہو کر پوری نیازمندی اور خشوع کا نمونہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جس کو پڑھنے والا فوراً محسوس کر لیتا ہے کہ اب وہ وہ نہیں رہا جو چند سال پہلے تھا۔

جب یہ تبدیلی اس کی حالت میں پیدا ہوتی ہے اس وقت اس کا نام ابدال ہوتا ہے۔ احادیث میں جو ابدال آیا ہے اس سے یہی مراد لی گئی ہے کہ کامل انقطاع اور تبتّل کے ساتھ جب خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کر کے اپنی حالت میں تبدیلی کر لے جیسے قیامت میں بہشتیوں میں تبدیلیاں ہونگی کہ وہ چاند یا ستاروں کی مانند ہونگے اسی طرح پر اس دنیا میں بھی ان کے اندر ہونی ضروری ہے تا کہ وہ اس تبدیلی پر شہادت ہو...... چونکہ اس دنیا میں بھی ایک بہشت ہے جو (صاحب ایمان) کو دیا جاتا ہے۔ اس کے موافق ایک تبدیلی بھی یہاں ہوتی ہے۔ اس کو ایک خاص قسم کا رعب دیا جاتا ہے جو الٰہی تجلیات کے پرتو سے ملتا ہے۔ نفس امّارہ کے جذبات سے اس کو روک دیا جاتا ہے۔ اور نفس مطمئنہ کی سکینت اور اطمینان اس کو ملتا ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں...... اس کے سارے جوشوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ میں ایک راحت اور اطمینان پالیتا ہے۔ اور ایک تبدیلی اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جب تک یہ تبدیلی نہ ہو نماز، روزہ، کلمہ، زکوٰۃ وغیرہ ارکان محض رسمی اور نمائشی طور پر ہیں۔ ان میں کوئی رُوح اور قوّت نہیں ہے اور ایسا انسان خطرہ کی حالت سے نکل کر امن میں آجاتا ہے۔

یاد رکھو جب انسان کا وجود خدا کی محبّت میں گم ہو جائے اس وقت وہ جان لے کہ خدا سچّی محبّت رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۸-۳۸۰)

○ مکرم عبدالکریم صاحب ابن مکرم مولوی اسمٰعیل صاحب "الکریم کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ" ۷ ستمبر ۱۹۹۰ء بروز جمعہ انتقال فرما گئے۔ آپکی عمر ۵۵ سال تھی۔ اگلے روز ۸ ستمبر کو فجر کی نماز کے بعد بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف نے اپنی یادگار ۲ بیٹے اور ۷ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں سے صرف ۳ بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ ان کی رہائش چوک یادگار حضرت اماں جان دارالصدر جنوبی میں تھی۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے موصوف کے درجات بلند کرے

○ مکرم محمد اکبر صاحب ابن شاہ محمد صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ۔ ۸ ستمبر ۱۹۹۰ء کی صبح نماز فجر کے دوران بیت المبارک میں دل کا اٹیک ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے دوسری رکعت میں بیٹھے تھے کہ دل کا دورہ پڑا۔ وہیں گر گئے اور جان اپنے مولا کے سپرد کر دی۔ محلہ دارالنصر وسطی میں سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دے رہے تھے نماز جنازہ بیت المہدی میں اسی روز بعد نماز عصر ہوئی۔ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جسکے بعد قبرستان عام نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ انہوں نے ۴ لڑکے اور ۳ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ سب سے بڑی بچی کی عمر ۱۳ سال ہے۔

احباب کرام سے موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قربِ الٰہی کے حصول کیلئے خواہشات کا خون کرنا پڑتا ہے

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو)

"انسان کے اندر کبھی ملائکہ نیکی کی تحریکیں کرتے ہیں اور کبھی شیطان بدی کی ترغیب دیتا ہے۔ ان کی آپس میں خوب جنگ ہوتی ہے۔ پھر اگر خود انسان ملائکہ سے مل جائے تو یہ دونوں مل کر شیطان کو پچھاڑ دیتے ہیں۔ اور اگر شیطان سے مل جائے تو دونوں ملائکہ پر غالب آجاتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جب یہ خود شیطان کے ساتھ مل کر اپنے آپ کو تباہ کر رہا ہے تو ہمیں اس کے بچانے کی کیا ضرورت ہے اس اندر کی جنگ کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی جنگ نہیں آسکتی جرمنی اور فرانس میں جنگ ہو رہی ہے یہ ایک دوسرے کو مارتے مارتے آخر کار صلح کر لیں گے۔ لیکن جو انسان کے اندر جنگ ہوتی ہے اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ یا تو انسان کو خدا کے پاس جا بٹھاتی ہے یا ابدالآباد تک جہنم میں ڈال دیتی ہے۔ اس لڑائی کے مقابلہ میں دنیا کی فوجیں چیز ہی کیا ہیں۔ انسان کو خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے ہزاروں خواہشوں کا ہر روز خون

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ، ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ تبوک ۱۳۶۹ ہش ۱۰ ستمبر ۱۹۹۰ء

پریشان والدین کیلئے اُمید کی کرن

کل کی صحبت میں ہم نے عرض کیا تھا کہ ایک احمدی کے پاس سب سے قیمتی دولت دعا اور اس کی قبولیت ہے۔ اس پر ایمان کے نتیجے میں ہر احمدی کو اپنی زندگی میں تازہ بتازہ معجزات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ یہ ایمان ایک احمدی میں کس طرح پیدا ہوتا ہے اس کا منبع حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وہ بابرکت اور روح پرور ارشادات ہیں جو حضور نے دعا کے موضوع پر بیان فرمائے حضور فرماتے ہیں۔

"دُعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز بنا سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔ جہاں تک قضاء و قدر کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دُعا اس کو بچالے گی"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

مندرجہ بالا ارشاد کو پھر غور سے پڑھیئے۔ کتنے ہی والدین ہیں جو اپنے بچوں کے بارے میں پریشان رہتے ہیں کہ ان کا بچہ دین سے وہ محبت نہیں رکھتا جسکی وہ خواہش کرتے ہیں۔ اس کی وجوہات کی تفاصیل میں جائے بغیر ہم اتنا عرض کرتے ہیں کہ جب تک سانس باقی ہے تب تک دعا ہمیں آس اور امید دلاتی رہتی ہے۔ حضور کا یہ ارشاد پھر پڑھیئے۔

"کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو۔ دُعا اس کو بچالے گی"

ایسے والدین کو چاہیئے کہ وہ دعا میں لگ جائیں۔ ہر لحظہ ہر آن، ہر نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی اپنی اولاد کے لئے دُعا کریں۔ مسلسل اور متواتر دعا کریں۔ مولا کریم کے حضور اپنے دل کی تڑپ اور روح کی بے قراری رکھ دیں۔ آنسوؤں کے نذرانے پیش کریں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ معصیت اور گناہ کی دلدل سے دعا باہر نکال لے آتی ہے۔ یہ نسخہ ہزاروں دفعہ استعمال کیا گیا اور لاکھوں دفعہ کامیاب ہُوا۔ ایسے تمام والدین کیلئے جو اپنی اولاد کی بے دینی سے پریشان ہیں دُعا ایک امید کی روشنی دکھاتی ہے۔ لیکن شرط صرف اتنی ہے کہ دعا کا حق ادا کریں۔ اور دوسری طرف یہ ہے کہ صبر اور استقامت سے دعا میں لگے رہیں جلدی نہ کریں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں۔

"میں کہتا ہوں دُعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ دنیا میں دیکھو بعض خرگدا ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہر روز شور ڈالتے ہیں۔ انکو آخر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو قادر اور کریم ہے۔ جب یہ اَڑ کر دُعا کرتا ہے تو پالیتا ہے۔ کیا خدا انسان جیسا بھی نہیں۔ یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دعا سے باز نہیں آتا اور اس میں لگا رہتا ہے تو آخر دُعا قبول ہو جاتی ہے" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

ساحل شوق پہ اک لہر کا عالم دیکھا
تیری ہر بات میں اک بحر کا عالم دیکھا
ہے تیری یاد سے رونق کا سماں کچھ ایسا
دل میں جھانکا تو وہاں شہر کا عالم دیکھا

ابوالاقبال

مَیں نے ہر تاریک گلی میں اک قندیل جلائی ہے
رات کو دیر سے آنے والوں کی پہچان کرائی ہے

مَیں تو کہتا ہوں سب بولیں، اپنی اپنی بات کہیں
چُپ رہنے سے شور بڑھے گا، شور بڑی گھٹنائی ہے

میری درویشی کا دامن ہر دَولت کا ضامن ہے
میرا چہرہ پھیلے تو پہنائی ہی پہنائی ہے

دُور کہیں پردیس میں بیٹھے کانوں میں رَس گھول دیا
چُپکے چُپکے دل میں اُتر کر رُوح میں جوت جگائی ہے

کس نے اطمینان کی دیوی کے چہرے کو نوچ لیا
امن کے کھیتوں، کھلیانوں کو کس نے آگ لگائی ہے

کون ابلیس کی تھاپ پہ ناچا، خون کی ہولی کھیلا کون
کس نے ماؤں بہنوں کے سر سے چادر سرکائی ہے

کس نے حیدر آباد کی گلیوں کوچوں کو سُنسان کیا
کس نے پیارے شہر کراچی میں دہشت پھیلائی ہے

مَیں کس سے پوچھوں کون بتائے سب ہونٹوں پر تالے ہیں
یہ سازش ہے اس سازش میں گیرائی ہے گہرائی ہے

مَولا ہاتھوں کو پھیلائے مانگ رہے ہیں تجھ سے بھیک
مَولا تیرے رحم و کرم کی چاروں سمت دہائی ہے

سوچ میں ڈُوبا دیکھ رہا ہوں مَیں سارا ماحول نسیم
گھر سے اُٹھا ہوگا طُوفان، ہَوا باہر سے آئی ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر

طاعون وقت ـــ ایڈز
قسط ۳

HIV انسان میں کب داخل ہوا؟

وائرس کے میوٹیشن ریٹ
(MUTATION RATE)
سے اس بات کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ وائرس کم از کم ۲۰ سال قبل انسانی جسم میں داخل ہوا ـ لیکن اس کو انسان میں داخل ہوئے ۱۰۰ سال سے کم عرصہ گزرا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنا عرصہ یہ وائرس کہاں چھپا رہا۔ بعض کا خیال ہے کہ ابتداء میں یہ وائرس وسطی افریقہ میں چھوٹے چھوٹے تنہا گردیس میں موجود تھا جن کا بیرونی دنیا سے کم واسطہ تھا۔ وہاں یہ کئی دہائیاں چھپا رہا۔ یہاں سے آہستہ آہستہ پہلے دیہاتوں سے شہروں میں اور پھر وہاں سے باقی دنیا میں پھیلا

HIV (ایڈز وائرس) کی ساخت

HIV گول شکل کا ہوتا ہے جس کا سائز ۱۰۰۰ اینگسٹروم یونٹ
(1000 ANGSTROM UNITS)
ہے۔ یعنی ایک ملی میٹر کا دس ہزارواں حصہ

اس کے درمیان میں ایک مخروطی کور (CORE) ہے جس میں RNA ہوتا ہے۔ یہ وائرس ایک جھلی میں لپٹا ہوتا ہے جس میں سے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر پروٹین گھنٹوں (KNOBS) کی شکل میں باہر کی طرف نکلی ہوتی ہے۔ اس پروٹین کا نام GP 120 ہے جو GP41 نامی ایک اور پروٹین کے ذریعہ وائرس کی جھلی کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔
GP 120 ایک گلائیکو پروٹین (GLYCO PROTEIN) ہے جس میں مختلف شکریات (SUGARS) پائی جاتی ہیں۔ جن کا وزن 120 کلوڈالٹن (KILODALTON) ہے اور اس میں ۳ قسم کے پروٹین مالیکیول ہوتے ہیں۔
وائرس کی کور (CORE) ایک پروٹین P24 یا P25 سے بنی ہوتی ہے۔ وائرس کی کور میں RNA ہوتا ہے جو وائرس کی موروثی معلومات کو اپنے اندر محفوظ رکھتا ہے اور اس کے علاوہ ایک اینزائم ریورس ٹرانسکریپٹیز
(REVERSE TRANSCRIPTASE)
بھی موجود ہوتا ہے۔ اس اینزائم کی مدد سے وائرس اپنے RNA سے مطابقت رکھنے والا DNA بنا سکتا ہے۔ یہ DNA میزبان خلیے کے کروموسومز
(CHROMOSOMES)
کے اندر داخل ہو جاتا ہے یعنی خلیے کے DNA کا حصہ بن جاتا ہے۔ وائرس کا DNA خلیے کے اندر اس وقت تک سست پڑا رہتا ہے جب تک کہ اسے مزید وائرس بنانے کے لئے انگیخت نہ کیا جائے۔

HIV کا جنیٹک ڈھانچہ

(GENETIC STRUCTURE)
HIV کا جین انسانی جین سے ۱۰۰،۰۰۰ گنا چھوٹا ہے۔ اور اس میں صرف نیوکلیوٹائڈ
(NUCLEOTIDE)
پائے جاتے ہیں۔ (وہ یونٹ جس نے جنیٹک معلومات مہیا ہوتی ہیں) وائرس پر کی جانے والی ساری تحقیق اس چھوٹے سے ذرہ پر کی گئی ہے۔
HIV میں ابھی تک ۹ قسم کی جینز (GENES) دریافت ہوئی ہیں جو کہ وائرس کے DNA کے ساتھ پڑی ہوتی ہیں DNA کے دونوں کناروں پر LTR جین ہوتی ہے جو کوئی پروٹین تو نہیں بناتی لیکن باقی جینز کو اپنی معلومات کا اظہار شروع کرنے میں مدد دیتی ہے
3 جینز ([illegible]) نئے وائرس بنانے کے کام آتی ہیں
باقی جینز ان دوسری جینز کے کام کو کنٹرول کرتی ہیں۔ انکو ریگولیٹری جینز
(REGULATORY GENES)
کہتے ہیں۔
ان تمام جینز کے نام اور کام مندرجہ ذیل ہیں۔

GAG یہ کور (CORE) پروٹین بناتی ہے۔
POL اینزائم (ENZYMES) بناتی ہے
ENV بیرونی جھلی (ENVELOP) کی پروٹین بناتی ہے
(TAT - 3, TA)
TAT مثبت ریگولیٹر ہے۔
REV (ART, TRS)
(DIFFERENTIAL)
تخصیص کرنے والا ریگولیٹر ہے۔

VIF (SOR, A, P, Q)
INFECTIVITY FACTOR
VPR (R) کام معلوم نہیں
VPU " "
NEF (3' ORF, B, E', F) ـــ منفی ریگولیٹر

HIV خلیے میں کس طرح داخل ہوتا ہے؟

HIV اپنے ٹارگٹ سیل میں ایک مالیکیول جس کا نام CD4 ہے، سے مل کر داخل ہوتا ہے (T4 CD4 خلیہ کے مدافعتی کام میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ CD4 بعض میکروفیجز
(MACROPHAGES)
اور دیگر کئی خلیوں میں بھی پایا جاتا ہے) وائرس کے بیرونی خول پر موجود پروٹین GP 120 خلیے کی بیرونی سطح پر موجود CD 4 RECEPTOR کے ساتھ مضبوطی سے بندھ جاتا ہے پھر وائرس اپنا اندرونی کور CORE خلیے کے اندر داخل کرتا ہے اس کور میں دو ہم وضع RNA کے لچھے ہوتے ہیں اور کچھ پروٹینز، اینزائمز (ENZYMES) کی شکل میں موجود ہوتی ہیں۔ یہ اینزائم اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
خلیے میں داخل ہونے کے بعد وائرس کا RNA ایک اینزائم (DNA POLYMERASE کی مدد سے DNA میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں یہ DNA ایک اکہرے لچھے کی صورت میں ہوتا ہے۔ پھر ایک دوسرا اینزائم (RIBONULEASE) وائرس کے ابتدائی RNA کو ختم کر دیتا ہے اور پولی میریز اینزائم (POLYMERASE DNA کا دوسرا لچھا بھی بنا دیتا ہے۔
POLYMERASE اور RIBONUCLEASE دونوں اینزائم کو مجموعی طور پر REVERSE TRANSCRIPTASE کہتے ہیں۔
وائرس کی جینز (موروثی معلومات) جو کہ اب DNA کے دوہرے لچھے میں تبدیل ہو چکی ہیں، خلیہ کے مرکزہ میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اب ایک تیسرا اینزائم (INTEGRASE)) وائرس کی جینز کو انسانی خلیہ کے DNA میں شامل کر دیتا ہے۔ اب یہ انسانی خلیہ جب بھی تقسیم ہوتا ہے، وائرس بھی اس کے ساتھ ساتھ تقسیم ہوتا ہے۔ اس طرح یہ انفیکشن خلیہ میں ہمیشہ کے لئے جڑ پکڑ جاتا ہے۔
یہ وائرس یا تو یونہی خاموشی سے خلیہ میں پڑا رہتا ہے، یا پھر دوسری صورت میں یہ خلیے کے ہی بعض حصوں کو استعمال کرتے ہوئے نیا mRNA
(MESSENGER RNA)
بناتا ہے۔ اور پھر mRNA اور رائبوسوم (RIBOSOME) کی مدد سے نئی پروٹین یعنی نئے وائرس پیدا کرتا ہے۔ یہ وائرس خلیہ میں سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔ خلیہ یونہی زندہ رہتا ہے لیکن اگر نئے وائرس پیدا ہونے کا عمل بہت تیز ہو تو پھر خلیہ تباہ ہو جاتا ہے۔
وائرس کی اس افزائش
(REPLICATION)
کا سلسلہ بہت خاص قسم کے جنیٹک کنٹرول کے تحت چلتا ہے جو یہ فیصلہ کرتا ہے کہ آیا نئی پیدائش ہوگی یا نہیں اور کس رفتار سے ہوگی۔
اس مقصد کے لئے وائرس میں تین قسم ریگولیٹری جینز
(REGULATORY GENES)
پائی جاتی ہیں۔ ایک جینز ہر قسم کی پروٹین بنا لیتی ہے۔ دوسری خاص قسم کی پروٹین بناتی ہے اور تیسری پروٹین کی پیداوار کو روکتی ہے۔

HIV کس طرح T4 خلیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ختم کرتا ہے

ایڈز کی بیماری کا امتیازی نشان T4 خلیوں کا خاتمہ ہے۔ یہ خاتمہ کس طرح ہوتا ہے؟ اس کے کئی طریقے ہیں۔

۱۔ وائرس کی تعداد میں بڑھنے سے T4 خلیہ آخر کار مر جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب T4 خلیہ نظام دفاع کے حرکت میں آنے سے انگیخت ہوتا ہے تو وہ اپنی تعداد بڑھانے کے ساتھ ساتھ وائرس کی تعداد بھی بڑھاتا جاتا ہے (کیونکہ وہ اس کے DNA کا حصہ بن چکا ہے) اور نتیجۃً ہلاک ہو جاتا ہے چنانچہ جسم کا نظام دفاع جب HIV کے خلاف عمل میں آتا ہے تو آخر کار T4 خلیوں کی ہی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔

(2) T4 خلیے جتنی بڑی مقدار میں جسم سے غائب ہوتے ہیں وہ صرف مندرجہ بالا طریق سے ممکن نہیں۔ دیگر طریقوں میں سے ایک اہم طریق سنیٹیا (SYNEYTIA) بنانے کا ہے۔ یعنی خلیوں کے بڑے بڑے مجموعے جو بہت سے خلیوں کے آپس میں جڑنے سے بنتے ہیں اور کئی مرکزے ایک ہی جھلی کے اندر جمع ہو جاتے ہیں۔ SYNEYTIA اس وقت بنتا ہے جب کوئی خلیہ HIV سے آلودہ ہوتا ہے اور GP 120 پروٹین بناتا ہے جو متاثرہ خلیہ کی سطح پر ظاہر ہو جاتا ہے چونکہ GP 120 اور T4 خلیے کے ریسیپٹر (RECEPTOR) CD4 میں بہت کشش پائی جاتی ہے۔ اس لئے صحت مند خلیے وائرس سے متاثرہ خلیہ کے ساتھ جڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ نتیجۃً جو خلیوں کا گروہ (SYNCYTIA) پیدا ہوتا ہے وہ معمول کے مطابق کام نہیں کر سکتا اور مر جاتا ہے اور یوں ایک بیمار خلیہ کے ساتھ درجنوں یا سینکڑوں صحت مند خلیے بھی مر جاتے ہیں۔

(3) T4 خلیے سائٹوٹوکسک اینٹی باڈی SYTOTOXIC ANTIBODIES AND CELLS اور خلیوں کے ذریعہ بھی مرتے ہیں۔

(4) HIV انفیکشن میں وائرس کی پروٹین GP 120 خون اور لمف میں آزاد بھی پائی جاتی ہے جو کہ خلیوں سے مل جاتی ہے اور انہیں جسم کے نظام دفاع کا شکار بنا دیتی ہے۔ یہ طریقہ بھی T4 خلیوں کی کمی کا باعث بنتا ہے۔

(5) ایک اور ذریعہ جس سے T4 خلیوں کی موت واقع ہوتی ہے وہ HIV کے ذریعہ سائیٹو کائنز (CYTOKINES) کا بننا ہے۔ (CYTOKINES) ایسے انیزائم ہیں جو خلیہ کے کاموں پر اثر انداز ہوتے ہیں)

HIV جلد، بعض اندرونی جھلیاں (MUCOUS MEMBRANES) لمف نوڈز اور دماغ میں موجود مونو سائیٹس (MONOCYTES) اور میکرو فیجز (MACROPHAGES) پر بھی حملہ کرتا ہے۔ لیکن ان خلیوں کی موت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کے معمول کے کاموں میں فرق پڑ جاتا ہے۔ ایک نتیجہ معمول سے زیادہ مقدار میں سائیٹو کائنز (CYTOKINES) کا بننا ہے جو کہ T4 خلیوں کے لئے مہلک ہوتا ہے T4 خلیوں کی اس مسلسل بڑھتی ہوئی کمی سے جسم کے نظام دفاع میں بتدریج کمزوری واقع ہوتی جاتی ہے۔ مریض کی بیماری کی سٹیج کے تعین میں یہ بات بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

خلیے جو HIV کے حملہ کا شکار ہوتے ہیں

جسم کے مختلف حصوں کے مندرجہ ذیل خلیے ایڈز کے وائرس سے متاثر ہوتے ہیں۔

(1) لمف نوڈز LYMPH NODES

(2) خون، مادہ تولید اور اندام نہانی کی رطوبت میں موجود لمفو سائیٹس (LYMPHOCYTES)

(3) دماغ میں میکرو فیجز (MACROPHAGES) اور گلائیل سیل (GLIAL CELL)

(4) جلد میں لینگرھین سیل (LANGERHAN,S CELL)

(5) پھیپھڑے میں ایلوی اولر میکرو فیجز۔ (ALVEOLAR MACROPHAGES)

(6) تھائیمس غدود۔ (THYMUS GLAND)

(7) ہڈی کا گودا (BONE MARROW)

(8) انتڑی (DEUDENUM, COLON, RECTUM) میں کرومافن سیل (CHROMAFFIN CELLS)

ان تمام خلیوں میں CD4 ریسیپٹر موجود ہوتے ہیں۔ ماسوائے دماغ کے (GLIAL) خلیوں کے اور انتڑیوں کے (CHROMAFFIN) خلیوں کے

ایڈز کی بیماری کس طرح پھیلتی ہے

مندرجہ ذیل طریقوں سے ایڈز کی بیماری کا پھیلنا ثابت شدہ امر ہے۔

(1) جنسی تعلقات کے ذریعہ

(2) خون میں دی گئی نشہ آور ادویات کے استعمال سے

(3) ایسے خون کی منتقلی سے جو HIV سے انفیکشن شدہ شخص سے لیا گیا ہو۔ صرف ایک دفعہ دیئے گئے خون سے بھی بیماری ہو سکتی ہے

(4) چھوٹے بچوں کو مریض ماؤں سے بیماری لگ سکتی ہے۔ پیدائش سے قبل ماں کے رحم میں ہی بچہ انفیکشن لے سکتا ہے اور پیدائش کے بعد ماں کے دودھ کے ذریعہ انفیکشن ہو سکتا ہے۔ بچوں میں یہ بیماری بڑوں کی نسبت زیادہ تیزی سے پھیل رہی ہے

78٪ بچے اپنی ماؤں سے انفیکشن لیتے ہیں۔ ۱۹٪ بچے خون کی منتقلی کے ذریعہ انفیکشن لیتے ہیں۔

یہ بیماری مردوں سے عورتوں میں زیادہ تیزی سے منتقل ہوتی ہے بہ نسبت عورتوں سے مردوں کو۔

ایک مریض اپنے انفیکشن کے ابتدائی زمانہ میں اس مرض کو دوسروں میں منتقل کرنے کا بہت زیادہ اہل ہوتا ہے

اس بات کا بھی کافی ثبوت ملا ہے کہ دوسری جنسی بیماریوں کی موجودگی ایڈز کے انفیکشن کے خطرہ کو بڑھاتی ہے۔

اگرچہ اس بیماری کے پھیلاؤ کے بنیادی ذرائع وہی ہیں جو بیان کئے جا چکے ہیں۔ لیکن دوسرے ذرائع سے پھیلاؤ کو کلیۃً نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً مریض سے عام تعلقات یا کسی کیڑے کے کاٹنے سے جو درمیانی واسطے (VECTOR) کا کام دے۔ بعض مریضوں کے تھوک میں بھی یہ وائرس پایا جاتا ہے لیکن خون کی نسبت تھوڑی مقدار میں۔

لیکن بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ان حتمی طور پر معلوم شدہ ذرائع کے علاوہ باقی ذرائع سے اس بیماری کے پھیلنے کا کوئی ثبوت موجود نہیں۔ اس لئے خواہ مخواہ افواہیں نہیں پھیلانی چاہئیں۔ (احتیاط بہر حال اچھی چیز ہے) طبی عملہ جو مریضوں کی دیکھ بھال کرتا ہے ان میں مرض کا پھیلاؤ عموماً کم ہوتا ہے۔

مرض کی علامات

HIV جسم کے نظام دفاع کو کمزور کرتا ہے اور یہ کمزوری بڑھتے بڑھتے آخر کار ایڈز (AIDS) کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

پہلے پہل جب HIV انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے تو وہ تیزی سے اپنی تعداد کو بڑھاتا ہے اور آزاد وائرس سیریبرو سپائینل فلوئڈ (CEREBRO SPINAL FLUID - CSF) جو کہ دماغ اور حرام مغز کی بتی کے گرد موجود سیال مادہ ہے، میں اور خون میں ظاہر ہوتا ہے۔

اس ابتدائی حملے کی علامات بخار، جلدی بیماریاں اور فلو کی طرح کی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات دماغی اور اعصابی تکالیف بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔

پھر چند ہی ہفتوں میں خون اور سی۔ ایس۔ ایف (CSF) میں وائرس کی تعداد ایک دم گھٹتی ہے اور مرض کی ابتدائی علامات بھی غائب ہو جاتی ہیں لیکن وائرس کلیۃً جسم میں سے ختم نہیں ہوتا بلکہ خون کے سفید خلیوں کی قسم T4 میں گھر کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ وائرس نظام دفاع کے بعض اور خلیوں، اعصابی نظام کے خلیوں، انتڑیوں اور ہڈیوں کے گودے میں بھی موجود رہتا ہے لیکن بظاہر وائرس کی موجودگی کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ یہ دور قریباً 8، 10 سال تک چلتا ہے۔ اس کے بعد وائرس ایک بار پھر تیزی سے تعداد میں بڑھتا ہے اور انفیکشن اپنے آخری دور میں داخل ہو جاتا ہے۔

(باقی)

اعلان برائے لجنات

بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب اجتماع ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر کی بجائے ۹، ۱۰، ۱۱ نومبر کو ہوگا۔ (اگر اللہ نے چاہا تو)

(صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

سامراجیت کو چیلنج

عراق کا کویت پر حملہ اور سعودی عرب کو خطرے سے دوچار کرنا ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر عراق کی عالمی سطح پر مذمت کی جا رہی ہے۔ چھوٹے ملکوں کو عدم تحفظ کا احساس بہت گہرا ہو گیا ہے۔ یہ اس مسئلے کا ایسا پہلو ہے جس پر دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ لیکن ایک پہلو اس مسئلے کا اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ صدام حسین کی دلیری اور جرأت بڑے ملکوں کو ناقابلِ برداشت ہے۔ ایک مغربی مبصر اس بحران کو ۱۹۵۶ء کے سویز کے بحران سے مماثل قرار دیتا ہے۔ حالیہ بحران کا اس نظر سے جائزہ عجیب بھی ہے اور قابلِ غور بھی۔

یہ مغربی مبصر کہتا ہے کہ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ آج سے ۳۴ سال قبل برطانیہ کے وزیرِ اعظم انتھونی ایڈن نے بھی صدر جارج بش کی طرح ۱۹۵۶ء میں بدھ ۸ اگست کو ہی اپنی قوم کے نام پیغام نشر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کی قوم کے لئے ضروری ہے کہ ایک خود سر اور سر پھرے عرب لیڈر کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے ۱۹۳۰ء سے یہ سبق سیکھا ہے کہ ڈکٹیٹروں کے ساتھ اگر شروع میں ہی سختی نہ برتی جائے تو بعد میں بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم طاقت کے ذریعے کسی مسئلے کو حل کرنے کے خلاف ہیں۔ لیکن تمام بین الاقوامی اصولوں کے مطابق ہم لوٹ مار کے فعل کو کامیاب ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جب کہ اس صورت میں کئی اقوام کی زندگی اور موت کا سوال پیدا ہونا یقینی ہے۔

بعینہٖ ۳۴ سال بعد بدھ ۸ اگست ۱۹۹۰ء کو صدر بش نے اپنی قوم کے نام پیغام نشر کرتے ہوئے ایک دوسرے عرب لیڈر کے متعلق کہا۔

"اگر تاریخ ہمیں کوئی سبق سکھاتی ہے تو وہ یہی ہے کہ ہمیں ہر صورت میں جارحیت کی مزاحمت کرنا ہو گی۔ نرمی کبھی بھی فائدہ مند ثابت نہیں ہوئی۔

امریکہ ہرگز لڑائی کا خواہش مند نہیں ہے اور نہ ہی ہم دوسرے ملکوں کے معاملات میں دخل اندازی کے قائل ہیں لیکن ہر کوئی اس بات پر متفق ہے کہ عراق کو کویت کے قبضے سے فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

وہی دن وہی تاریخ اور وہی مسئلہ اگرچہ ناصر کے سویز پر قبضہ اور صدام کے کویت پر قبضہ میں کچھ اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن اگر موجودہ مسئلے کے مختلف پہلوؤں میں سے چھوٹے ملکوں کے حقوق اور آزادی کے مسائل کو علیحدہ کر کے سوچا جائے تو دونوں مسئلوں کی مماثلت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ آج بھی سویز کی طرح اصل مسئلہ وہی ہے۔ یعنی ترقی یافتہ ممالک کا مڈل ایسٹ کے تیل پر انحصار اور ان کی ترقی اور قومی زندگی کی ریل پیل کی ضمانت۔

۱۹۵۶ء میں بھی یورپ کے ۲/۳ تیل کا سویز نہر سے گذرنا ضروری تھا۔ اور نہر کی حاکمیت مصر کے پاس چلے جانے سے انتھونی ایڈن کے الفاظ میں گویا ناصر نے ان کی شہ رگ پر اپنا انگوٹھا رکھ دیا تھا۔

۱۹۹۰ء میں بھی مغربی دنیا کا ۲/۳ تیل ایک ایسے خطے سے آتا ہے جس پر صدام قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مغرب کی شہ رگ پر اس دفعہ ناصر کی طرح صدام نے اپنا انگوٹھا رکھ دیا ہے۔ ناصر کی طرح صدام بھی عرب دنیا پر اپنا تسلط جمانا چاہتا ہے۔ ناصر کی طرح صدام بھی مغربی دنیا کو ڈرا رہا ہے۔

ناصر کے خلاف انتھونی ایڈن نے کہا کہ ہم ایسے وعدہ خلاف آدمی پر اعتبار نہیں کر سکتے۔ بالکل اسی طرح کے خیالات کا اظہار اب جارج بش نے صدام حسین کے متعلق کیا ہے۔

لیکن اس وقت امریکہ نے ناصر کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ فرانس، برطانیہ اور اسرائیل کی متحدہ فوجوں نے ناصر کے ۲۶۰ ہوائی جہاز زمین پر ہی تباہ کر دیئے۔ جب کہ اتحادیوں کے صرف ۷ جہاز تباہ ہوئے۔ اپریشن کامیابی سے ہم کنار ہونے والا تھا کہ امریکیوں نے پستول اتحادیوں کی کنپٹی کے ساتھ لگا دیا۔ پریذیڈنٹ آئزن ہاور نے برطانیہ پر سامراجی اور استعماری طاقت ہونے کا الزام لگایا۔ صدر امریکہ ناصر کا حلیف بن گیا اور انہوں نے برطانیہ اور فرانس کو دھمکی دی کہ اگر جنگ بند نہ کی گئی تو ان کا تیل بند کر دیا جائے گا۔ اور اس کے علاوہ ان کو جو امداد دی جاتی ہے وہ بھی بند کر دی جائے گی۔

ایسے وقت میں جب کہ پاؤنڈ کی قیمت گر رہی تھی اور برطانیہ کی دولت کا ۱/۲ اس جنگ میں ختم ہو چکا تھا برطانیہ کو سرِ تسلیم خم کرنا پڑا۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ صرف دو سال کے بعد ہی ناصر نے انقلاب کا ایک ایسا چکر عرب دنیا میں چلایا کہ عراق کے بادشاہ فیصل کو قتل کر دیا گیا اور اسی انقلاب کے نتیجہ میں آج صدام مغربی دنیا کے لئے ایک ڈراؤنا خواب بن گیا ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا آج بھی مغربی ممالک ایک استعماری پالیسی کے ماتحت ہی یہ ساری کارروائی نہیں کر رہے۔ کیا وہ عرب کے ڈکٹیٹروں اور شاہی خاندانوں کی حمایت میں ایک جنگ کا خطرہ مول نہیں لے رہے۔ محض اس لئے کہ یہ مغربی قوموں کے مفاد میں ہے۔

کون کہہ سکتا ہے کہ کل کیا ہو گا۔ لیکن یہ ظاہر و باہر ہے کہ ایک دفعہ امریکی فوجیں مکمل طور پر تیل کے کنوؤں پر قابض ہو گئیں تو وہ سالہا سال تک وہاں سے واپس نہیں جائیں گی۔ مغربی دنیا (جس میں اب روس بھی شامل ہو گیا ہے) کی جنگی ضروریات اور مفادات اس بات کے متقاضی ہوں گے کہ وہ وہاں کافی عرصہ تک اپنی فوجیں بٹھائے رکھیں۔ ایٹمی قوت سے مسلح صدام یا اسی طرح کے کسی دوسرے ڈکٹیٹر کا پیدا ہو جانا کوئی بعید از قیاس امر نہیں ہے۔ اس لئے اب جب کہ امریکیوں نے سفید فام تہذیب کو بچانے کے لئے یہ قدم اٹھایا ہے تو اب وہ اسے اتنی جلدی واپس نہیں لے سکیں گے۔ اس میں غصے کی کوئی بات نہیں کہ یہ وہی اقدام ہے جو انتھونی ایڈن نے ۱۹۵۶ء میں اٹھایا تھا۔ اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ لیکن ایک بات میں ہمارے ذہن صاف ہونے چاہئیں کہ یہ پالیسی امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے لئے کافی مہنگی ثابت ہو گی۔ اور ہمیں اس پالیسی کو اس کا صحیح نام دینے سے گھبرانا نہیں چاہیئے جیسے کہ صدر آئزن ہاور نے کہا تھا اور وہ ہے "امپیریلزم" یعنی سامراجیت۔

(DAWN)

خلیج کے بحران کے غریب ممالک پر اثرات

خلیج کے حالیہ بحران کا سب سے زیادہ اثر تیسری دنیا کی قوموں پر ہو گا۔ اور ان میں بھی خاص طور پر افریقہ اور لاطینی امریکہ کی قومیں انتہائی طور پر نشانہ بنیں گی۔ اگر اس سلسلے میں بڑی اقتصادی طاقتوں نے کوئی غیر معمولی اقدامات نہ کئے تو تمام دنیا کی اقتصادیات ایک بحران کا شکار ہو سکتی ہے۔ اور اس اقتصادی بدحالی کا شکار اگرچہ کم و بیش تمام ممالک ہوں گے لیکن تیسری دنیا کے ممالک اور ان میں سے بھی خاص طور پر افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ممالک اسکی سب سے زیادہ قیمت ادا کریں گے۔

ابھی جب کہ صرف یو این او کے سکرٹری جنرل نے عراق پر اقتصادی پابندیاں لگانے کا حکم دیا ہے ہر ملک میں توانائی کی قیمتیں بڑھنی شروع ہو گئی ہیں جس کے نتیجے میں افراطِ زر کا عمل شروع ہونا یقینی ہے اور شرح سود بھی بلند ہو جائے گی۔ اور نتیجتاً تیسری دنیا میں بیروزگاری بڑھے گی۔ بھوک کا دور دورہ ہو گا جس سے بچے بھی محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ ۱۹۷۴ء کے پہلے توانائی کے بحران میں تیسری دنیا کے ملکوں نے مغربی ممالک سے قرضے حاصل کر کے اس کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ مغربی ممالک کے پاس بھی اسوقت تیل پیدا کرنے والے ملکوں سے جمع شدہ دولت موجود تھی جو کہ انتہائی کم شرح سود پر ان تیسری دنیا کے ملکوں کو مہیا کی گئی۔ اس دہاکے کے اختتام تک افریقہ اور لاطینی امریکہ کے بیشتر ملکوں نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر قرضے لئے جو کہ وہ واپس کرنے کے قابل نہ تھے۔ ۱۹۸۰ء سے شروع ہونے والے دہاکے میں یہ صورت حال سنگین سے سنگین تر ہوتی چلی گئی۔ ان قرضوں کی وجہ سے بجائے ملکی آمدنی کے فی کس آمدنی کا تنزل دیکھنے میں آیا۔ اور قرضوں کا سود ادا کرنے کیلئے بھی کل ملکی آمدنی کافی نہ ہوتی۔ ۱۹۸۴ء سے ۱۹۸۸ء کے عرصے کے دوران تیسری دنیا کے ملکوں نے ترقی یافتہ ملکوں کو ۱۵۳ بلین ڈالر کی خطیر رقم ادا کی۔ درحقیقت ۱۹۸۰ء کے دہاکے میں لاطینی امریکہ اور افریقہ کی اقتصادی حالت سدھرنے کی بجائے ۱۹۸۰ء سے بھی نیچے گر گئی۔ لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ اب جب کہ لاطینی امریکہ اور افریقہ اقتصادی طور پر قدرے بہتری کی طرف بڑھنے لگے تھے۔ تو کویت کا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ اگر کویت کے بحران کے نتیجے میں کوئی نیا اقتصادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحران پیدا ہوا تو پھر یہ بہتری کا عمل فوراً رک جائے گا۔ اور ایک دفعہ پھر ۱۹۸۰ء کے دہاکے کی طرح ان ملکوں کو اقتصادی تنزل کی طرف لے جائے گا۔ جس کے نتیجے میں افریقہ کی فی کس آمدنی کا پہلے سے ۲۵ فی صد کم ہو جانا کوئی بعید نہیں

اس افسوسناک صورت حالات کے پیش نظر ان پس ماندہ ملکوں کیلئے کوئی نہ کوئی راہ تلاش کی جانی چاہیئے تاکہ موجودہ بحران کے اثرات برداشت کر سکیں۔ مثال کے طور پر عالمی مالیاتی بنک (آئی ایم ایف) اور ورلڈ بنک کے ذریعے ان ممالک کو یہ گارنٹی دی جائے کہ کم از کم ان ممالک کو اپنے پرانے قرضوں پر پہلے سے زیادہ سود ادا نہیں کرنا پڑے گا

COURTESY: F.P

امریکہ پر ٹی بی کا حملہ

حیرانی کی بات ہے کہ امریکہ جیسے امیر اور ترقی یافتہ ملک میں ٹی۔ بی پھر ایک دفعہ خطرناک بیماری کے طور پر ابھر رہی ہے اور اس کا حملہ خاص طور پر پرانے شہروں کے اندرونی حصّوں میں زیادہ ہے۔ اس حملے کی اصل وجوہات میں ایڈز کی بیماری، رہائشی آسانیوں کی کمی، منشیات اور شراب کا بے تحاشا استعمال ہے۔

اگرچہ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء میں ایسی صورت پیدا ہو گئی تھی کہ ماہرین سمجھنے لگے تھے کہ اس صدی کے آخیر تک اس بیماری کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن ۱۹۸۰ء کے دہاکے میں یہ بہتری کی امید ختم ہونے لگی اور اب ٹی بی۔ کے کیسز میں خاصا اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔

۱۹۸۸ء کے مقابلے میں ۱۹۸۹ء میں تمام امریکہ میں ٹی۔ بی۔ ۵ فیصد زیادہ بڑھی نیویارک سٹی میں ۱۹۸۹ء میں یہ بڑھوتری ۱۰ فیصد تھی اور نیویارک نیو جرسی میں یہ بڑھوتری ۳۵ فیصد تھی۔

ماہرین کا خیال ہے کہ اس بیماری کے دوبارہ احیا کی زیادہ وجہ ایڈز کی بیماری کا اندرون شہر پھیلاؤ ہے۔ ایڈز کی انفکشن کے ساتھ دوسری بیماریاں بھی جلدی اثر کرتی ہیں اور نتیجتہً ٹی بی۔ کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بے گھر آبادی کی روز مرہ زیادتی، خوراک کی کمی، منشیات کا بڑھتا ہوا استعمال، شراب نوشی کی شدت، چھوٹے گھروں میں زیادہ لوگوں کا ہجوم اور ترقی پذیر ملکوں سے لوگوں کی آمد (جہاں ٹی۔ بی۔ کی بیماری عام ہوتی ہے) یہ وجوہات بھی امریکہ میں ٹی۔ بی۔ کی زیادتی کا موجب ہوئی ہیں۔ ان میں سب ہی صورتیں حفاظتی اقدامات کو کمزور کر دیتی ہیں۔ اور اس طرح انسان ٹی۔ بی۔ کا جلدی شکار ہو جاتا ہے۔

ٹی۔ بی۔ کے بکٹیریا ہوا کے ذریعے بھی پھیل سکتے ہیں۔ خاص طور پر ان کمروں میں جہاں ہوا کی آمد و رفت کا اچھا انتظام نہ ہو۔ اگرچہ کئی لوگوں میں ٹی۔ بی۔ کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ لیکن بیماری کے پھیلاؤ کا ذریعہ وہی لوگ بنتے ہیں جو بیماری میں کافی حد تک آگے بڑھ چکے ہوں۔ اور ان سے بھی کھانسی کے ذریعے جراثیم پھیلتے ہیں۔

اگرچہ یہ مرض آج کل علاج سے ختم کی جا سکتی ہے لیکن اگر توجہ نہ کی جائے تو مریض دو سال کے عرصہ میں ختم ہو جاتا ہے۔ آج جو علاج میسر ہیں ان سے پہلے امریکہ میں بلکہ دنیا بھر میں ٹی۔ بی۔ موت کی وجوہات میں اوّل درجہ پر تھی۔ ۱۹۳۰ء میں امریکہ میں ٹی۔ بی۔ سے ۸۸,۰۰۰ افراد موت کے منہ میں چلے گئے۔

ایک صحت مند انسان پر اگر ٹی۔ بی۔ کے جراثیم کا حملہ ہو بھی جائے تو اس کے ٹی۔ بی سے موت کے مواقع انتہائی کم ہوتے ہیں لیکن اگر اس کے ساتھ ایڈز کا بھی حملہ ہو تو پھر ٹی۔ بی۔ میں زیادتی اندازاً ۱۰ فیصد سالانہ ہوتی ہے۔

چھوٹے بچے اور بڑی عمر کے لوگوں کو یہ بیماری زیادہ آسانی سے لگ جاتی ہے کیونکہ ان کا حفاظتی نظام نسبتاً کمزور ہوتا ہے۔

لیکن ایسے مریض جن کو ایڈز کا حملہ ہو چکا ہو ان کے متعلق ٹی۔ بی۔ کے ٹیسٹ جلد جلد کئے جانے چاہئیں۔ کیونکہ ایڈز کے حملے کی صورت میں ان کو ٹی۔ بی۔ سے بھی خطرہ بہت زیادہ ہو سکتا ہے۔

(DAWN 23 7/90)

امریکی مصنفوں کے بھاری معاوضے

امریکہ کے ایک پبلشر ڈیل پبلشنگ نے ایک مصنف کن فولٹ کے اگلے دو ناولوں کے حقوق ۱۲ء۳ ملین (ایک کروڑ بیس لاکھ) ڈالر میں خرید لئے۔ اسی طرح ایک دوسرے امریکی پبلشر ہارپر کولنز نے ایک مصنف جیفری آرچر کی اگلی تین کتابوں کے حقوق ۲۰ ملین (دو کروڑ) ڈالر سے زیادہ میں اپنے لئے محفوظ کر لئے۔

لیکن ان دو سودوں نے باقی تمام ناشرین کو غصّے اور مایوسی کے عالم میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کا نام سوائے دیوانگی کے اور کچھ نہیں رکھا جا سکتا۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج کی نشر و اشاعت کی دنیا میں ناشروں کو ایسے برانڈ ناموں کی ضرورت ہے جن کے بل بوتے پر وہ دنیا بھر میں اپنی کتب فروخت کر سکیں۔ ان کو اس وقار کی ضرورت ہے جو سب سے زیادہ شائع ہونے والے کتابوں کے ناموں کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔

انہی مصنفوں کی وجہ سے ان کی کتابیں امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کے چین سٹورز میں بک سکتی ہیں۔ جن کے بغیر آج کوئی کاروبار نہیں کیا جا سکتا۔ اور ان بیسٹ سیلرز کے بل بوتے پر اس ناشر کی دوسری کتابیں بھی آسانی سے سیل لسٹ میں شامل کی جا سکتی ہیں۔

رابرٹ لڈم کے ایجنٹ نے کہا کہ ایسے نام چند ہی ہیں جو کہ بڑی سیل کے ضامن ہو سکتے ہیں۔ اس لئے مارکیٹ ہی ان کی قیمت مقرر کرتی ہے۔ اور یہ بات اب تبدیل نہیں ہو گی۔ ایسے مصنفوں کی تعداد خطرناک حد تک کم ہے جن کے نام کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں کتابیں بک سکتی ہیں۔ اور پبلشر اس وجہ سے ان کو ایسے ہی ادائیگی کرتا ہے جیسا کہ ایک بہت بڑے فلم ایکٹر کو کی جاتی ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ فلموں کی طرح کتابوں کی آمد کی حد بہت کم ہے۔

(DAWN 23-9-90)

عراق کیلئے اُردن اور یمن کی امداد

اسرائیل کے جاسوسی ذرائع کے مطابق اردن عراق کے ساتھ فوجی پروگراموں میں تعاون کر رہا ہے۔ اور یمن عراق کو خوراک اور دیگر اشیاء ہوائی جہازوں کے ذریعے پہنچا رہا ہے۔

کویت پر حملے کے بعد عراق کو وہاں سے امریکی ساخت کے چار ہاک اینٹی ایئر کرافٹ میزائل بیٹریاں ملیں۔ لیکن ان کو چلانا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ لیکن اس سلسلے میں اردن کے ماہر ٹیکنیشنز نے ان کو اس کا استعمال بتایا اور اب وہی بیٹریاں ہو سکتا ہے جنگ کی صورت میں امریکہ کے ہوائی جہازوں کے خلاف استعمال کی جائیں۔

اسرائیلی ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ اردن کی ائیر فورس کے ہوائی جہاز روزانہ اردن کے اسرائیل اور سعودی عرب کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ دیکھ بھال کی اڑانیں کرتے ہیں اور ضروری اطلاعات عراق کو پہنچاتے ہیں۔ اس قسم کی دیکھ بھال کی اڑانیں عراق کے لئے بہت ضروری ہیں کیونکہ اس کے پاس امریکہ جیسے خلائی اور الیکٹرانک جاسوسی آلات نہیں ہیں۔

اسرائیل کو یقین ہے کہ یمن عراق کو ہوائی جہازوں کے ذریعے ہر قسم کی رسد بہم پہنچا رہا ہے۔ جن میں خوراک بھی شامل ہے۔

عرب دنیا میں یہ افواہیں بھی پھیلی ہوئی ہیں کہ عراق نے یمن یا سوڈان میں اپنے فوجی پہنچا دیئے ہیں یا میزائل نصب کر دیئے ہیں۔ لیکن ابھی تک کسی مصدقہ ذریعہ سے ان افواہوں کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی تمام رطب و یابس رپورٹیں اسرائیل اس لئے پھیلا رہا ہے کہ اردن کو عراق کے حق میں دور تک جانے سے روکا جا سکے۔ اسرائیل نے خبردار کیا ہے کہ اگر عراق کی فوجیں اردن میں داخل ہوئیں تو وہ ضروری جنگی اقدامات کرے گا۔ لیکن وہ عراق کے اس اقدام سے پہلے از خود اردن پر حملہ نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ شاہ اردن اپنے ملک میں برسر اقتدار رہیں۔

لیکن پرائیویٹ طور پر اسرائیلی گورنمنٹ اور ملٹری شاہ حسین پر سخت تنقید کر رہی ہیں اور ان پر الزام لگا رہی ہیں کہ وہ ایک کمزور حکمران ہیں اور صدر صدام سے علیحدہ ہو کر از خود آزادانہ طور پر کوئی فیصلہ کرنے کے اہل نہیں ہیں اور اس طرح کسی وقت بھی اپنے ملک کا کنٹرول کھو دینے کے خطرے میں ہیں۔

اسرائیلی خاص طور پر شاہ حسین کی جنگی تیاریوں سے بھی پریشان ہیں۔ ان باتوں میں ان کا عراق کے ساتھ تعاون، اپنی فوجوں کو مسلسل تیاری کی حالت میں رکھنا اور اپنی اینٹی ایئر کرافٹ بیٹریوں کو ان پہاڑوں کے اوپر لگا دینا جن سے اسرائیل کے بارڈر پر نظر رکھی جا سکتی ہے، شامل ہیں۔

اسرائیل کے پرائم منسٹر یزک شمیر (YITZHAK SHAMIR) نے ایک عربی زبان میں نشر کئے گئے انٹرویو میں شاہ حسین کو ایک سخت وارننگ دی ہے۔ اس نے کہا کہ اردن کے شاہ حسین نے جو پوزیشن اختیار کر رکھی ہے وہ اسرائیل کے مفادات کے خلاف ہے۔ اور اس سے اسرائیل کی سلامتی کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور بالآخر یہ بات اردن کے شاہ حسین کی بقا کے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہو گی۔ لیکن اسرائیل کی ان سب باتوں کی تصدیق کسی اور ذریعے نے نہیں کی۔

اردن اور عراق کی ہوائی فوجوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور پچھلے سال اردن نے

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۶۴۳:۔ میں عبدالعزیز ولد ماسٹر عبدالرشید صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دوصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالعزیز ولد ماسٹر عبدالرشید صاحب۔ کرونڈی ضلع خیرپور حال طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد ارشاد انور وصیت نمبر ۲۵۲۱۶ گواہ شد نمبر۲۔ صداقت احمد وصیت نمبر ۲۵۶۳۵

مسل نمبر ۲۷۶۳۵:۔ میں رشیدہ بیگم زوجہ عبدالسلام خانصاحب قوم کاکڑ زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۲½ تولہ مالیتی ۔/۷۰۰۰ روپے (۲) حق مہر ۔/۳۲ روپے۔ اس وقت مجھے ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ رشیدہ بیگم زوجہ عبدالسلام خان (ری) A/74/10-6 کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالماجد خان پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالسلام خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۶۳۶:۔ میں عبدالماجد خان ولد عبدالسلام خان قوم کاکڑ زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۸۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالماجد خان (S) A/74/10-6 علی یاور سٹریٹ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالسلام خان والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالسمیع خان ولد عبداللہ صاحب کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۷۶۳۷:۔ میں امتہ الودود زوجہ مقصود احمد صاحب قوم ناگی جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیلا گنبد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۔/۵۰۰۰ روپے زیورات طلائی تین تولہ مالیتی ۔/۹۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ امتہ الودود معرفت مقصود احمد صاحب دی سائیکل ہاؤس نیلا گنبد لاہور۔ گواہ شد نمبر۱ محمد یحیٰ ولد میاں محمد موسیٰ وصیت نمبر ۸۶۰۶ گواہ شد نمبر۲۔ مقصود احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۶۳۸:۔ میں بن یامین بٹ ولد چوہدری فضل دین صاحب کشمیری قوم بٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بن یامین بٹ مکان نمبر ۱۷ بلاک نمبر ۴۴ سمن آباد فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد یوسف بٹ وصیت نمبر ۲۵۶۳۹ گواہ شد نمبر۲۔ بشیر حسین تنویر سیکرٹری مال حلقہ سمن آباد فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۷۶۳۹:۔ میں میاں تاج الدین ولد صاحب دین قوم جنجوعہ پیشہ فارغ عمر ۷۵ سال ساکن جوہر کالونی سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مالیتی ۔/۱,۲۵,۰۰۰ اس وقت مجھے بچوں کی طرف سے جو بھی خور ونوش کیلئے ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ میاں تاج الدین ولد صاحب دین قوم جنجوعہ جوہر کالونی سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد صدیق وصیت نمبر ۱۶۷۹۸۔ گواہ شد نمبر۲ شیخ خلیل احمد وصیت نمبر ۱۶۷۲۶۔

مسل نمبر ۲۷۶۴۰:۔ میں نادرہ بیگم زوجہ رانا قمر حسین صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات ۱۵ تولہ مالیتی ۔/۴۸۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نادرہ بیگم زوجہ رانا قمر حسین صاحب D-652 سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱۔ رانا قمر حسین خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ محمد دین انور ولد چوہدری مہر دین سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

بقیہ: ص ۱ سے آگے

کرنا پڑتا ہے۔ اس کی تلوار کبھی میان میں نہیں ہوتی کیونکہ جب تک وہ قتل عام جاری نہ رکھے وہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اس کے مقابلہ میں بعض ایسے انسان ہوتے ہیں جو کہ نیکیوں کا خون کرتے ہیں اور اپنے نیک ارادوں اور خواہشوں کو بُری باتوں پر قربان کر دیتے ہیں۔ تو انسان کے اندر ایک بڑی بھاری جنگ شروع ہے۔ اس لئے اس کو کسی وقت غافل نہیں ہونا چاہیئے۔"

(الفضل ۲۴ ستمبر ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس داخلہ

گورنمنٹ کالج جھنگ میں ایم اے/ایم ایس سی کلاسز کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں داخلے شروع ہیں۔

۱۔ انگریزی ۲۔ ریاضی
۳۔ شماریات ۴۔ طبیعات
۵۔ نفسیات

داخلہ فارم جمع کرواتے کی آخری تاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۹۰ء ہے۔ پراسپکٹس کالج دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ایم ایس سی پارٹ I میں داخلہ میرٹ پر ہوگا۔ اور میرٹ ۲۵۰ نمبروں میں سے حاصل کردہ نمبروں پر بنایا جائے گا جس کا کلیہ یہ ہے۔

۱۔ بی اے یا بی ایس سی کے امتحان میں متعلقہ مضمون میں حاصل کردہ کل نمبر ۲۰۰ میں سے۔

۲۔ میٹرک، انٹر، بی اے، بی ایس سی کے امتحانوں میں حاصل کردہ ڈویژن کے نمبر ۱۵ میں سے۔

۳۔ تحریری امتحان ۲۵ نمبر، زبانی امتحان ۱۰ نمبر۔

رابطہ کے لئے:۔ طارق بشیر ملک
شعبہ ریاضی گورنمنٹ کالج جھنگ

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

عراقی ہوائی جہازوں کو اردن اور اسرائیل کی سرحد پر دیکھ بھال کی اڑانوں کی اجازت دی تھی۔ دونوں ملکوں نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ وہ دونوں ایک متحدہ ائیر سکواڈرن کی تشکیل دے رہے ہیں۔ لیکن بعد میں اس کی تفصیلات کا کبھی اعلان نہیں کیا گیا۔
(F.P 31-8-90)

اعلان تعطیل

حسب سابق کل بتاریخ ۱۱ ستمبر بروز منگل بانئ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے یوم وفات کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا ۱۱ ستمبر کو پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

مینیجر الفضل ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر مملکت غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ آئندہ انتخابات تک موجودہ نگران حکومتیں برقرار رہیں گی اور اس بارے میں پھیلائی جانے والی باتیں بے بنیاد ہیں۔ صدر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ انتخابات نگران حکومتوں کی نہیں الیکشن کمشن کی نگرانی میں ہونے ہیں۔ خواتین کی مخصوص نشستوں کی بحالی کے سلسلے میں آرڈیننس جاری کرنے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں صدر نے کہا کہ یہ آئین میں ترمیم کا معاملہ ہے۔

○ وفاقی تحقیقاتی ایجنسی نے سابق وزیر مملکت برائے محنت غلام اکبر لاسی کیخلاف بیتالیس لاکھ روپے خوردبرد کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق مسٹر اکبر لاسی کو بیس لاکھ روپے اس سال مارچ میں پیپلز پروگرام کے فنڈز سے بذریعہ کراس چیک نمبر ایچ سی ۶۳۸۹۵۳ ادا کی گئی۔ یہ رقم سابق وزیر اعظم کے احکامات کے تحت ادا کی گئی۔ اور اس رقم سے گوادر کے علاقے میں مچھیروں کیلئے آؤٹ بورڈ انجن خریدے جانے تھے۔ تاہم اس دوران پرائم منسٹر سیکرٹریٹ نے فیصلہ کیا کہ تمام انجنوں کی خریداری ڈائریکٹر جنرل سپلائیز کی نگرانی میں کی جائے۔ چنانچہ اکبر لاسی کو ہدایت کی گئی کہ وہ تمام رقم واپس کر دیں۔

○ نگران وزیر اعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد اور سابقہ متحدہ اپوزیشن کے درمیان عام انتخابات میں متفقہ امیدوار کھڑا کرنے کے بارہ میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں کوئی رکاوٹ اور دقت نہیں ہے۔

○ صوبہ پنجاب میں انتظامی سطح پر تبادلوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ الیکشن کمشن کی ہدایت کے مطابق صوبہ کے تمام انتظامی محکموں میں تبادلوں پر یہ پابندی قومی و صوبائی اسمبلی کے انتخابات تک ہوگی اور اس کا مقصد آزادانہ غیر جانبدارانہ انتخابات کو یقینی بنانا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکی اڈے سے خلیج میں متعین امریکہ اور اسکی اتحادی افواج پانچ منٹ کے اندر اندر عراق کے راڈار کو ناکارہ کر کے عراقی فضائیہ کو ۳۶ گھنٹے کے اندر تباہ کر سکتی ہیں۔ یہ بات سعودی عرب میں متعین امریکی افواج کے اڈے سے ایک اعلیٰ امریکی افسر نے کہی۔ تیسری میرین ائر کرافٹ کے ونگ کمانڈر میجر جنرل رائل این مور نے سعودی عرب میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ خلیج میں بہت جلد اتحادی فوجوں کی اتنی زمینی قوت ہو جائے گی کہ اگر سعودی عرب اور دیگر عرب حکومتوں کی مرضی ہوئی تو عراق کو کویت سے باہر دھکیل دیا جائے گا۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار نے کہا ہے کہ اگر عراق کوئی مثبت پیشکش کرے تو وہ صدر صدام حسین سے بات چیت کیلئے تیار ہیں۔ عمان میں عراق کے وزیر خارجہ طارق عزیز سے اپنی بات چیت کے بارے میں سلامتی کونسل کو مطلع کرنے کے بعد اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب عراق کا کام ہے کہ وہ پہل کرے۔ مسٹر پیریز ڈی کوئیار نے کہا کہ اس مسئلے کو سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے تحت حل کیا جانا چاہیئے۔

پتہ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD
FOR GANUINE TOYOTA PARTS.

47, TIBET CENTRE, M.A. JINNAH ROAD
KARACHI. TELE: 724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷، تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ
کراچی ۳
فون